از عدالتِ عظمیٰ

یونین آف انڈیا

بنام

مکھن چندر رائے وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 22اپریل، 1997

[ایس۔ بی۔ مجومدار اور ایم۔ جگنندھاراؤ، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

سنٹرل دیوانی سروسز ریوائزڈ پے رولز، 1986-ٹریبونل کی طرف سے تنخواہ کے پیمانے میں اضافہ بلاجواز ہے-متعلقہ حکام کے ذریعے کیے جانے والے پالیسی فیصلے- تنخواہ کے پیمانے سے متعلق فیصلے تقرری کرنے والے حکام کے دائرہ کار میں ہوتے ہیں-ٹریبونل مداخلت نہیں کرے گا-آئین ہند، آرٹیکل 39(d)—مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ۔

نظر ثانی شدہ تنخواہ کے پیمانے کے حوالے سے پے کمیشن کی سفارش سے مطمئن نہ ہونے کی وجہ سے اپیل گزاروں نے زیادہ تنخواہ کے پیمانے کے لیے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل سے رجوع کیا۔ ٹریبونل نے اس استدعا کی اجازت دی، جسے اس عدالت میں چیلنج کیا گیا تھا۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. ٹریبونل نے مدعاعلیہ کی سابقہ تنخواہ کے پیمانے کا موازنہ کیا اور سوچا کہ تنخواہ کے پیمانے میں وہی اضافہ کرنا مناسب ہے جو معاون نرسوں اور دائیوں کو نظر ثانی شدہ تنخواہ کے قواعد کے تحت مدعاعلیہ کو بھی فراہم کیا گیا تھا۔ یہ عمل مکمل طور پر غیر مجاز تھا کیونکہ یہ ایک حکمت عملی فیصلہ لینے کے مترادف تھا جو خود حکام کے دائرہ کار میں تھا جو نظر ثانی شدہ تنخواہ کے پیمانے کے مصنف ہیں۔ ٹریبونل نے متنازعہ حکم منظور کرنے میں قانون کی پیٹنٹ کی غلطی کی تھی۔ جب عدالت سنٹرل دیوانی سروسز کے نظر ثانی شدہ تنخواہ کے قواعد، 1986 کی طرف رجوع کرتی ہے، تو یہ پایا جاتا ہے کہ مذکورہ قواعد کا پہلا شیڈول قواعد 3 اور 4 کی روشنی میں بنایا گیا ہے، آئٹم 6

حصہ 'A' تمام عہدوں سے متعلق ہے جس میں موجودہ تنخواہ کے پیمانے اور روپے 260-400 کے تنخواہ کے پیمانے ہیں جن میں ترمیم کرکے روپے 950-1500 کر دیا گیا تھا۔ مدعاعلیہ کو تسلیم شدہ طور پر ان نظر ثانی شدہ تنخواہ کے پیمانے کا فائدہ ملا۔ لیکن ٹریبونل نے مدعاعلیہ کو اس سے بھی زیادہ تنخواہ کا پیمانہ دینا مناسب سمجھا جو قواعد کے تحت معاون نرسوں اور دائیوں کو دستیاب کرایا گیا تھا۔ پیراگراف IX میں آئٹم نمبر 4 پر شیڈول کے حصہ B میں ان کی تنخواہ کا ذکر پیرامیڈیکل عملے سے متعلق ہے۔ معاون نرسیں اور دائیاں جو روپے 260-350 اور روپے 260-400 کا تنخواہ کا پیمانہ حاصل کر رہی تھیں، انہیں روپے 975-1540 کا یکساں اعلی تنخواہ کا پیمانہ دیا گیا۔ ٹریبونل نے معاون نرسوں اور دائیوں کی سابقہ تنخواہوں کا موازنہ مدعاعلیہ کی سابقہ تنخواہوں سے کیا اور سوچا کہ تنخواہ کے پیمانے میں وہی اضافہ کرنا مناسب ہے جو معاون نرسوں اور دائیوں کو بھی مدعاعلیہ کو نظر ثانی شدہ تنخواہ کے قواعد کے تحت دستیاب کرایا گیا تھا۔ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ قابلیت کی بنیاد پر مدعاعلیہ کا مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ کی بنیاد پر کوئی مقدمہ نہیں ہے، اوا ے کو مسترد کر دیا جانا چاہیے تھا۔

ریاست یوپی و دیگران بنام جے پی چوراشیا و دیگران، [1989] 1 ایس سی سی 121، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2. ٹریبونل نے اس حقیقت پر غور کیا کہ فارماسسٹ، ریڈیو-ریفرز اور ایکس رے ٹیکنیشن جو پہلے روپے 330-560 کا تنخواہ کا پیمانہ حاصل کر رہے ہیں، انہیں روپے 1350-2200 کا زیادہ تنخواہ کا پیمانہ دیا گیا تھا۔ وہی تنخواہ کا پیمانہ مدعاعلیہ کو بھی دستیاب کرایا جانا چاہیے جسے پہلے روپے 380-560 کا تنخواہ کا پیمانہ مل رہا تھا۔ اس استدلال کی تعریف کرنا مشکل ہے جس نے ٹریبونل میں اپیل کی تھی۔ سنٹرل سول سروسز ریوائزڈ پے قواعد میں، پہلا شیڈول I، حصہ B، آئٹم نمبر 12 پایا جاتا ہے جو موجودہ تنخواہ کا پیمانہ والی تمام اسامیوں سے متعلق ہے جس میں 380-560 کا تنخواہ کا پیمانہ جو پہلے مدعاعلیہ کو دستیاب تھا ذکر کیا گیا ہے اور نظر ثانی شدہ پے قواعد کے مطابق نظر ثانی شدہ تنخواہ کا پیمانہ کو روپے 1320-2040 کہا گیا ہے۔ یہ تنخواہ کا پیمانہ تسلیم شدہ طور پر مدعاعلیہ کو دستیاب کرایا جاتا ہے۔ لیکن ٹریبونل نے قواعد کے شیڈول کے حصہ B میں مذکور ایک اور تنخواہ کا پیمانہ پایا جس میں پیراگراف IX پیرامیڈیکل عملے، ریڈیوگرافروں، ایکس رے ٹیکنیشنوں اور فارماسسٹوں سے متعلق ہے۔ ان کی پہلے کی تنخواہ کا پیمانہ روپے 330-560 تھا جسے بڑھا کر روپے 1350-2200 کر دیا گیا۔ ٹریبونل کے مطابق یہ تنخواہ کا پیمانہ مدعاعلیہ کو دیا جانا چاہیے تھا۔ یہ جاننا مشکل ہے کہ جواب دہندہ

جو ملیریا ٹیکنیشن تھا اسے براہ راست ریڈیو گرافروں یا فارماسسٹ کی تنخواہ کا پیمانہ کیسے دیا جانا چاہیے جو تسلیم شدہ طور پر کسی مختلف شعبے میں کام کر رہے ہیں اور مکمل طور پر مختلف قسم کا کام کر رہے تھے۔ کسی خاص ملازم کو جو بڑھا ہوا تنخواہ کا پیمانہ دیا جانا چاہیے وہ خود ان حکام کے دائرہ کار میں ہے جو انہیں مقرر کرتے ہیں اور ٹریبونل کو اس ممنوعہ شعبے میں قدم نہیں رکھنا چاہیے تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 10608، سال 1995 وغیرہ۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، کٹاک کے او اے نمبر 287، سال 1987 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ٹی ایل وشوناتھ آئیر، ششی کرن، سی وی ایس رو، انیل کٹیار اور ہیمنت شرما۔

عدالت کا فیصلہ مجومدار جسٹس نے سنایا۔

خصوصی اجازت پر یہ دو دیوانی اپیلیں یونین آف انڈیا اور اس کے افسران نے کٹک میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، کٹک بنچ کے ذریعے منظور کردہ احکامات کو چیلنج کرتے ہوئے دائر کی ہیں جس کے ذریعے ان اپیلوں میں ہر مدعا علیہ کو زیادہ تنخواہ دی گئی تھی۔ ہم سب سے پہلے دیوانی اپیل نمبر 10608، سال 1995 سے نمٹیں گے۔

یہاں مدعا دار ڈنڈکارنیہ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے تحت لیبارٹری اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ اسے روپے 260-400 کا تنخواہ کا پیمانہ دیا گیا۔ چوتھے تنخواہ کمیشن کی سفارشات کے بعد، مرکزی حکومت نے سنٹرل دیوانی سروس ریوائزڈ پے قواعد، 1986 نافذ کیا۔ ان پے رولز کے مطابق مدعا علیہ کی تنخواہ میں اضافہ ہوا۔ یہ نظر ثانی شدہ تنخواہ کا پیمانہ 1.1.1986 سے لے کر 950-1500 تک کام کرتا رہا۔ مدعا علیہ کے مطابق وہ اس سے بھی زیادہ تنخواہ کا حقدار تھا اور چونکہ اسے یہ نہیں دیا گیا تھا، اس لیے اس نے اصل درخواست کے ذریعے ٹریبونل کا رخ کیا۔ ٹریبونل نے مقابلہ کرنے والی جماعتوں کو سننے کے بعد یہ نظریہ اختیار کیا کہ مدعا علیہ صرف مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ کی بنیاد پر کسی بھی اعلی تنخواہ کا حقدار نہیں ہے۔ کہ وزارت دفاع اور ریلوے دونوں میں لیبارٹری اسسٹنٹ کو دی جانے والی زیادہ تنخواہ خود بخود مدعا علیہ کو نہیں دی جا سکتی تھی کیونکہ وہ محض میٹرک تھا جس کی انڈور کی مرکزی لیبارٹری میں صرف 5 ہفتوں کی تربیت تھی۔ جبکہ مذکورہ وزارت

دفاع اور ریلوے میں وہ لیبارٹری اسسٹنٹ بہتر تعلیمی قابلیت کے حامل تھے۔ حقائق پر ٹریبونل کے ذریعے حاصل کیے گئے مذکورہ بالا نتیجے پر، او اے کو خارج کر دیا جانا چاہیے تھا۔ اس کے بجائے، ٹریبونل نے شاید یہ سوچتے ہوئے کہ چونکہ درخواست گزار نے ٹریبونل کا رخ کیا ہے، اسے خالی ہاتھ نہیں جانا چاہیے اور اسے کہیں سے کچھ راحت دی جانی چاہیے، یہ رائے اختیار کی کہ چونکہ معاون نرسیں اور دائیاں جنہیں پہلے بھی روپے 260-350 اور روپے 260-400 کے دو پیمانے تنخواہ مل رہے تھے، انہیں اسی پے رولز کے تحت روپے 975-1540 کا نظر ثانی شدہ تنخواہ کا پیمانہ دیا گیا تھا، اس لیے مدعا علیہ کو روپے 950-1500 کے بجائے روپے 975-1540 کا مذکورہ تنخواہ کا پیمانہ بھی دیا جانا چاہیے۔ ہمارے خیال میں ٹریبونل کی طرف سے اپنائی گئی مذکورہ استدلال مکمل طور پر غلط فہمی ہے اور اسے برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ جب ہم سنٹرل دیوانی سروسز ریوائزڈ پے رولز کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ 1986، ہم قواعد 3 اور 4 کی روشنی میں بنائے گئے مذکورہ قواعد کے پہلے شیڈول میں، حصہ 'A' کے آئٹم 6 میں پائے جاتے ہیں جو موجودہ تنخواہ کے پیمانے اور روپے 260-400 کے تنخواہ کے پیمانے والی تمام اسامیوں سے متعلق ہیں جن میں ترمیم کر کے روپے 950-1500 کر دی گئی تھی۔ مدعا علیہ کو تسلیم شدہ طور پر ان نظر ثانی شدہ تنخواہ کے پیمانے کا فائدہ ملا۔ لیکن ٹریبونل نے مدعا علیہ کو اس سے بھی زیادہ تنخواہ کا پیمانہ دینا مناسب سمجھا جو قواعد کے تحت معاون نرسوں اور دائیوں کو دستیاب کرایا گیا تھا۔ پیراگراف IX میں پیرامیڈیکل اسٹاف سے متعلق آئٹم نمبر 4 پر شیڈول کے حصہ B میں ان کی تنخواہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ معاون نرسیں اور دائیاں جو روپے 260-350 اور روپے 260-400 کا تنخواہ کا پیمانہ حاصل کر رہی تھیں، انہیں روپے 975-1540 کا یکساں اعلیٰ تنخواہ کا پیمانہ دیا گیا۔ ٹریبونل نے معاون نرسوں اور دائیوں کی سابقہ تنخواہوں کا موازنہ مدعا علیہ کی سابقہ تنخواہوں سے کیا اور سوچا کہ تنخواہ کے پیمانے میں وہی اضافہ کرنا مناسب ہے جو معاون نرسوں اور دائیوں کو بھی مدعا علیہ کو نظر ثانی شدہ تنخواہ کے قواعد کے تحت دستیاب کرایا گیا تھا۔ ہمارے خیال میں یہ عمل مکمل طور پر غیر مجاز تھا کیونکہ یہ ایک حکمت عملی فیصلہ لینے کے مترادف تھا جو خود حکام کے دائرہ کار میں تھا جو نظر ثانی شدہ تنخواہ کے پیمانے کے مصنف ہیں۔ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ میرٹ کی بنیاد پر مدعا علیہ کے پاس مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ کی بنیاد پر کوئی مقدمہ نہیں ہے، او اے کو مسترد کر دیا جانا چاہیے تھا۔ (1989) 1 ایس سی سی 121 (اسٹیٹ آف یو پی دیگران بنام جے پی چوراشیا دیگران) میں رپورٹ کردہ اس عدالت کے فیصلے کی طرف بھی اپیل کنندہ کے فاضل سینئر وکیل نے ہماری توجہ مبذول کرائی۔ اس فیصلے میں درج ذیل مشاہدات کیے گئے ہیں:

"سیکشن آفیسروں کے لیے قابل قبول تنخواہ کے پیمانے کے حق سے متعلق پہلا سوال ہمیں زیادہ دیر تک حراست میں نہیں رکھنا چاہیے۔ اس سوال کا جواب کئی عوامل پر منحصر ہے۔ یہ صرف کام کی نوعیت یا بینچ سکریٹریوں کے ذریعے کیے گئے کام کے حجم پر منحصر نہیں ہے۔ بنیادی طور پر اس کے لیے دیگر ان کے درمیان متعلقہ عہدوں کے فرائض اور ذمہ داریوں کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اکثر دو عہدوں کے زائد ایک جیسے یا ایک جیسے دکھائی دے سکتے ہیں، لیکن کارکردگی میں ڈگریوں میں فرق ہو سکتا ہے۔ کام کی مقدار ایک جیسی ہو سکتی ہے، لیکن معیار مختلف ہو سکتا ہے جس کا تعین دلچسپی رکھنے والے فریقوں کے حلف نامے میں موجود دعووں پر انحصار کر کے نہیں کیا جا سکتا۔ عہدوں کا مساوات یا تنخواہ کا مساوات ایگزیکٹو حکومت پر چھوڑنا چاہیے۔ اس کا تعین پے کمیشن جیسے فاضل اداروں کے ذریعے کیا جانا چاہیے۔ وہ عہدوں کے فرائض اور ذمہ داریوں کی نوعیت کا جائزہ لینے کے لیے بہترین جج ہوں گے۔ اگر کسی کمیشن یا کمیٹی کی طرف سے ایسا کوئی فیصلہ ہوتا ہے تو عدالت کو عام طور پر اسے قبول کرنا چاہیے۔ عدالت کو اس طرح کے مساوات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے جب تک کہ یہ ظاہر نہ ہو کہ یہ غیر معمولی غور و فکر کے ساتھ کیا گیا تھا۔"

نتیجتاً، یہ ماننا ضروری ہے کہ ٹریبونل نے اعتراض شدہ حکم منظور کرنے میں قانون کی پیٹینٹ کی غلطی کی تھی۔ نتیجے میں، اس اپیل کی اجازت ہے۔ ٹریبونل کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دے کر الگ کر دیا جاتا ہے اور مدعا علیہ کی طرف سے دائر اصل درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔ تاہم، مقدمے کے حقائق اور حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

یہ ہمیں دیوانی اپیل نمبر 10609/95 پر لے جاتا ہے۔

اس معاملے میں مدعا علیہ ایک ملیریا ٹیکنیشن تھا جو ڈنڈکرنیا ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ اس کا پہلے کا تنخواہ کا پیمانہ روپے 380-560 تھا۔ نظر ثانی شدہ تنخواہ کے قواعد، 1986 کے مطابق ان کی تنخواہ کا پیمانہ 1.1.1986 سے بڑھا کر 1320-2040 کر دیا گیا تھا۔ مدعا علیہ نے مذکورہ اضافے سے ناراضگی محسوس کی کیونکہ اس کے خیال میں وہ پہلے حکام کی طرف سے سلیکشن گریڈ میں رکھے جانے کا حقدار تھا اور پھر سلیکشن گریڈ کے ملازمین کے لیے بڑھا ہوا تنخواہ کا پیمانہ اسے دستیاب کرایا جانا چاہیے تھا۔ اس شکایت کے ساتھ انہوں نے اسی ٹریبونل سے رجوع کیا۔ ٹریبونل نے ان کی اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ وہ سلیکشن گریڈ میں رکھے جانے کے حقدار ہیں کیونکہ اس گریڈ

میں کوئی خالی جگہ نہیں تھی۔ ایک بار اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد، مدعاعلیہ کے او اے کو مسترد کر دیا جانا چاہیے تھا۔ اس کے بجائے، اسی منطق پر عمل کرتے ہوئے جس نے کارلیئر کیس میں ٹریبونل میں اپیل کی تھی، ٹریبونل نے سوچا کہ کم از کم مدعاعلیہ کو کچھ راحت دی جانی چاہیے جسے خالی ہاتھ نہیں دکھایا جانا چاہیے۔ اس کے نتیجے میں ٹریبونل نے ایک بہت ہی دلچسپ غیر مجاز مشق شروع کی۔ ٹریبونل نے اس حقیقت پر غور کیا کہ فارماسسٹ۔ ریڈیوگرافروں اور ایکس رے ٹیکنیشنوں کو جو پہلے روپے 330-560 کا تنخواہ کا پیمانہ حاصل کر رہے تھے، انہیں روپے 1350-2200 کا زیادہ تنخواہ کا پیمانہ دیا گیا۔ وہی تنخواہ کا پیمانہ مدعاعلیہ کو بھی دستیاب کرایا جانا چاہیے جسے پہلے روپے 380-560 کی تنخواہ مل رہی تھی۔ اس استدلال کی تعریف کرنا مشکل ہے جس نے ٹریبونل میں اپیل کی تھی۔ جب ہم نظر ثانی شدہ تنخواہ کے قواعد کی طرف رجوع کرتے ہیں، تو ہم شیڈول I، حصہ B، آئٹم نمبر 12 میں پاتے ہیں جو موجودہ تنخواہ کے پیمانے والی تمام اسامیوں سے متعلق ہے جس میں جواب دہندہ کے لیے پہلے دستیاب روپے 380-560 کا تنخواہ کا پیمانہ ذکر کیا گیا ہے اور نظر ثانی شدہ تنخواہ کے قواعد کے مطابق نظر ثانی شدہ تنخواہ کا پیمانہ کو روپے 1320-2040 کہا گیا ہے۔ یہ تنخواہ کا پیمانہ تسلیم شدہ طور پر مدعاعلیہ کو دستیاب کرایا جاتا ہے۔ لیکن ٹریبونل نے قواعد کے شیڈول کے حصہ بی میں مذکور ایک اور تنخواہ کے پیمانے کا پتہ لگایا جس میں پیراگراف IX میں پیرا میڈیکل اسٹاف ریڈیوگرافروں، ایکس رے ٹیکنیشنوں اور فارماسسٹوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ان کی پہلے کی تنخواہ کا پیمانہ روپے 330-560 تھا جسے بڑھا کر روپے 1350-2200 کر دیا گیا۔ ٹریبونل کے مطابق یہ تنخواہ کا پیمانہ مدعاعلیہ کو دیا جانا چاہیے تھا۔ یہ جاننا مشکل ہے کہ جواب دہندہ جو ملیریا ٹیکنیشن تھا اسے براہ راست ریڈیوگرافروں یا فارماسسٹ کی تنخواہ کا پیمانہ کیسے دیا جانا چاہیے جو تسلیم شدہ طور پر کسی مختلف شعبے میں کام کر رہے ہیں اور مکمل طور پر مختلف قسم کا کام کر رہے تھے۔ کسی خاص ملازم کو جو بڑھا ہوا تنخواہ کا پیمانہ دیا جانا چاہیے وہ خود ان حکام کے دائرہ کار میں ہے جو انہیں مقرر کرتے ہیں اور ٹریبونل کو اس ممنوعہ شعبے میں قدم نہیں رکھنا چاہیے تھا۔

نتیجتاً اس معاملے میں ٹریبونل کے فیصلے کو بھی برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ نتیجے میں اس اپیل کی بھی اجازت ہے۔ ٹریبونل کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور مدعاعلیہ کی طرف سے دائر کردہ او اے کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔ مقدمے کے حالات میں، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل منظور کی گئی۔